إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ

قرآن اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

یعنی

جانشین پیغمبر، رفیق غار و مزار، امیر المومنین حضرۃ سیدنا صدیق اکبرؓ
کی شان میں نازل ہونے والی آیات اور ان کا تفصیلی پس منظر

مؤلف
مولانا محمد ندیم قاسمی

ناشر
مکتبہ سید احمد شہید
کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ

إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
قرآن اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
یعنی
جانشین پیغمبر، رفیق غار و مزار، امیر المومنین حضرۃ سیدنا صدیق اکبرؓ
کی شان میں نازل ہونے والی آیات اور ان کا تفصیلی پس منظر
مؤلف
مولانا محمد ندیم قاسمی
ناشر
مکتبہ سید احمد شہید
کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... قرآن اور صدیق اکبرؓ

مؤلف .... محمد ندیم قاسمی

پروف ریڈنگ .... مشتاق احمد قریشی

باراول .... فروری 2006ء

صفحات 32

تعداد 1100

تزئین .... ابو اسامہ محمد ارشد انجم

کمپوزنگ .... اقراء کمپیوٹرز اینڈ پبلیکیشنز فیصل آباد

فون 041-2633231 موبائل: 0333-6541232

ناشر .... ادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور

ملنے کے پتے

- ☆...... مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- ☆...... مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ
- ☆...... کتب خانہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور
- ☆...... بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
- ☆...... مکتبہ امیر شریعت میلسی ضلع وہاڑی
- ☆...... عتیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- ☆...... مکتبہ محمودیہ شیراز پارک نشاط آباد فیصل آباد

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ نمبر
❁	انتساب		4
❁	پیش لفظ		5
❁	وشاورھم فی الامر	ترجمہ وتشریح وشان نزول	8
❁	لقد سمع ...... اغنیآء	ترجمہ وتشریح وشان نزول	9
❁	یاایھا الذین ...... لومۃ لائم	ترجمہ وتشریح وشان نزول	10
❁	خلاصہ کلام		13
❁	الا تنصروہ ...... عزیز حکیم		13
❁	شان نزول ...... سفر ہجرت کا پس منظر		14
❁	ایک شبہ کا ازالہ		16
❁	ونزعنا ما فی ...... متقلبین	ترجمہ وتشریح وشان نزول	18
❁	ولا یأتل ...... غفور رحیم		19
❁	شان نزول		19
❁	ھوالذی یصلی ...... رحیما	ترجمہ وتشریح وشان نزول	21
❁	والذی جآء ...... المتقون	ترجمہ وتشریح وشان نزول	22
❁	ان الذین یغضون ...... عظیم	ترجمہ وتشریح وشان نزول	24
❁	ووصینا الانسان ...... یوعدون	ترجمہ وتشریح وشان نزول	25
❁	ولمن خاف ...... جنتین	ترجمہ وتشریح وشان نزول	28
❁	شان نزول وعظمت صدیقؓ		28
❁	سیدنا صدیق اور خشیت الٰہی		28
❁	لا یستوی ...... الحسنی	ترجمہ وتشریح وشان نزول	29
❁	وسیجنبھا الاتقی ...... یرضی	ترجمہ وتشریح وشان نزول	30

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

شہدائے ناموس صحابہؓ

اور

اسیران ناموس صحابہؓ

کے نام منسوب کرتا ہوں

محمد ندیم قاسمی

پیش لفظ

آمنہ کے لعل کو خالق نے دین حقہ کی ترویج واشاعت کے لئے مبعوث فرما کر ارشاد فرمایا:

هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔

مین آپ ﷺ کا مقصد بعثت بیان فرمایا۔آمنہ کے لعل حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دین اسلام کے لئے جب دعوت وتبلیغ کا سفر شروع کیا، تو ظلم وستم، مصائب وآلام کے پہاڑ سامنے راستہ روکے ہوئے نظر آئے۔ لیکن مال ودولت اور عزت ووجاہت کا کوئی لالچ، ظلم وستم، مقاطعہ اور قتل کی کوئی دھمکی آپ ﷺ کو صراط مستقیم سے ذرہ برابر بھی ہٹانے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ اور آپ ﷺ نہایت مستقل مزاجی اور عزم واستقامت کے کوہ گراں بن کر دین حق کی ترویج فرماتے رہے۔

آپ ﷺ کے اعلان اول پر ہی ایک وفادار اور جانثار نے لبیک کہی اور پھر ساری زندگی اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کردی، یہی وہ ہستی ہے جسے عمر بھر رفاقت رسالت مآب ﷺ کا شرف حاصل رہا اور بعد از وصال بھی ان کی رفاقت قائم ودائم ہے۔

ویسے تو عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے دیوانے مستانے اور پروانے تھے، وہ آپ ﷺ کے غسالہ کو زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے۔تیروں کی بارش میں بھی حضور ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑتے ، اپنی جان قربان کردیتے ہیں۔کیونکہ حضور ﷺ پر جان قربان کرنا ان کی عین تمنا اور ایک نگاہ التفات کو پالینا ان کے لئے زندگی کا حاصل تھا۔

ان ہی ستاروں اور ماہ پاروں میں ایک شخصیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بھی ہے، عشق ومحبت اور سوز وگداز جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہے وہ تاریخ محبت میں کسی اور صفحہ پر نہیں ملتا۔جس طرح تمام انبیاء میں امام الانبیاء کا ثانی کوئی نہیں، اسی طرح تمام انبیاء کے صحابہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ثانی کوئی نہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، ایک ایسی شخصیت جو منبع صدق ووفا، جودوسخا، جانشین پیغمبر، اسلام کی خشت اول، حضور ﷺ کے غمگسار، عشق رسول ﷺ سے سرشار اور جسے خالق نے بے حد وشمار فضائل و کمالات ودیعت فرمائے، آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیوں نے ان کے قلب اطہر کو ایسا صاف وشفاف اور منور کیا کہ کمالات نبوت کا عکس اور پرتو اس میں جگمگانے لگا۔

اور ایک ایسی شخصیت کہ جن کی مدح وتوصیف میں خالق اپنے آخری اور

لاریب کلام میں آیات بینات نازل کرے اور کلام الٰہی میں کسی انسان کی مدح میں ایک لفظ بھی نازل ہوگیا وہ اس کی شان رفعت کیلئے کافی ووافی ہے۔لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جماعت صحابہؓ میں اتنا اونچا مقام رکھتے ہیں کہ ان کی شان،عظمت، رفعت، تقدس،صحابیت، انفاق فی سبیل اللہ، اقوال، افعال، اعمال، ایثار اور رضائے الٰہی کا تمغہ بذریعہ وحی آمنہ کے لعل کے قلب اطہر پر آسمانوں سے نازل ہو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی پر سینکڑوں کتب موجود ہیں۔زیر نظر کتابچہ جس میں سیدنا صدیق اکبر کی شان میں نازل ہونے والی آیات کو یکجا کیا گیا ہے۔اور ساتھ ساتھ ان آیات کا پس منظر اور شان نزول بھی مختصر الفاظ میں نقل کردیا گیا ہے تاکہ دور حاضر کے مسلمان اور غلبہ اسلام کے لئے کوشاں افراد اور جماعتیں مجاہد اول کی زندگی کے اس پہلو اور کردار سے روشناس ہوسکیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

محمد ندیم قاسمی
خطیب الٰہی مسجد
پسرور سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1- وشاورھم فی الامر۔ (پارہ۴ آیت ۱۵۹ سورۃ آل عمران)

"اور آپ ﷺ ان سے مشورہ کریں۔"

مصداق آیت اور شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت .... وشاورھم فی الامر .... میں خالق نے حضور ﷺ کو جو مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔اس سے مراد ! حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں کیونکہ یہ دونوں بزرگ آپ ﷺ کے وزیر اور ساتھی ہیں۔

مسند احمد کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے **فرمایا کہ** اے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اگر تم دونوں کسی معاملہ میں متفق ہو جاؤ تو میں تمہارے خلاف نہیں کروں گا۔(روح المعانی ص ۱۰۶ جلد۴)

تشریح:

اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ مشورہ کی ضرورت ان امور میں پیش آتی ہے جن کا وحی الٰہی کے ذریعہ سے واضح حکم نہیں ہوتا ہے کیونکہ جہاں حکم خداوندی موجود ہو تو اس کا اتباع ضروری ہے اور اس میں مشورہ کی ضرورت نہیں اور مفسرین فرماتے ہیں کہ .... شاورھم .... امر کا صیغہ ہے۔تو مشورہ وجوب کا درجہ رکھتا ہے۔حضرات شیخین کو خالق نے علم و فہم کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔اس لئے ان سے مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے کہ جن معاملات میں وحی نہ آئے ان میں اپنے صحابہ سے مشورہ کرلیں۔

اور مذکورہ آیت میں جو مشورہ کا حکم دیا گیا ہے علامہ سیوطی نے خلفاء راشدین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی۔(خلفاء راشدین ص ۴۸)

2- لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔

(پارہ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۸۱)

"البتہ سن لی اللہ تعالیٰ نے بات ان لوگوں کی جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔"

شان نزول:

مفسرین کرام اس آیت کے شان نزول کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ آمنہ کے لعل ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فنحاص بن عازروا کے پاس ایک خط دے کر بھیجا اور یہ آدمی قبیلہ بنی قینقاع کے یہود میں سے علم و فضل کے لحاظ سے اعلیٰ مقام رکھتا تھا اس خط میں آمنہ کے لعل نے یہودیوں کو قبول اسلام، نمازوں کی ادائیگی، زکوۃ کی ادائیگی اور صدقات دینے کی دعوت دی تھی۔

فنحاص نے مکتوب رسالت پڑھا اور کہا کہ مسلمانوں کا رب اتنا محتاج ہو گیا ہے کہ وہ ہم سے قرض مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ کی گستاخی سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور ایک طمانچہ فنحاص یہودی کے چہرے پر رسید کر دیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ گستاخ رب اکبر کا کام تمام کردوں لیکن ہدایت رسالت کی وجہ سے میں رک گیا۔

وہ یہودی بارگاہ رسالت ﷺ میں آیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، حضور ﷺ نے شکایت سن کر فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تم نے ایسا کیوں کیا؟

تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آقا اس بد بخت نے رب العزت کے بارہ میں کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔

فنحاص نے بات سنی تو کہنے لگا کہ میں نے یہ بات نہیں کہی اگر کہی ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کوئی گواہ پیش کریں حضور ﷺ نے پوچھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کوئی گواہ ہے؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گواہ نہیں تھا، کیونکہ جب یہ بات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فنحاص کے علاوہ تیسرا بندہ کوئی نہیں تھا۔

اس وقت جبرائیل آمنہ کے لعل ﷺ پر وحی لیکر نازل ہوئے اور فرمایا کہ

لقد سمع اللہ قول الذین قالو ا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔

"تحقیق اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں"۔ (سیرت حلبیہ ج ۳ ص ۲۶۹)

اور علامہ آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں:

والذی نفسی بیدہ لولا العھد الذی بیننا و بینک لضربت عنقک یا عدو اللہ تعالیٰ۔

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ہمارے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو اے اللہ کے دشمن، میں تیری گردن اڑا دیتا۔" (روح المعانی ج ۴ ص ۱۴۰)

3- یایھا الذین امنوا من یرتدمنکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومة لائم۔ (سورة المائدہ آیت نمبر ۵۴ پارہ ۶)

"اے ایمان والو! جو پھر جائے تمہارے گروہ کا اپنے دین سے، تو اس کے بعد اللہ ایسی جماعت کو لائے گا کہ خدا ان کو دوست رکھے گا، اور وہ خدا کو دوست رکھیں گے، تواضع کرنے والے ہوں گے، ایمان والوں کے مقابلے میں سختی کرنے والے ہوں گے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے، اور جہاد کے سلسلہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اللہ وسعت والا اور دانا ہے۔"

آیت ردہ کی وضاحت:

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس قرآنی آیت میں آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد پیدا ہونے والے فتنہ ارتداد کا ذکر ہے اور ان فتنوں کا تعاقب جس طرح سیدنا صدیق نے کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت سے خلافت صدیق کی دلیل پکڑتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہی تھے کہ جب عرب مرتد ہو گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے ان کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔

"آیت ردہ" کے واقعہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اخیر زمانہ میں تین قبیلے مرتد ہو گئے، ہر قبیلے سے ایک ایک مدعی نبوت کھڑا ہو گیا، مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور ایک عورت طلیحہ کا نام تاریخ میں موجود ہے ماسوائے حرمین شریفین اور شہر جواثی کے جو بحرین کے مضافات میں ہے اکثر لوگ مرتد ہو گئے، بعض قبائل نے زکوۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ آپ کے بعد

کسی کو زکوٰۃ لینے کا اختیار نہیں ہے، ایک طرف جہاں آرائے نبوت کے دیدار سے محرومی اور دوسری طرف فتنہ ارتداد کی یہ شدت دیکھ کر تمام مسلمان لرز گئے، تیسری طرف رسول اللہ ﷺ کی وصیت کہ اسامہ کا لشکر شام کی جانب مسلمانوں کا انتقام لینے کے لئے روانہ کر دیا جائے، اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے کہ جن کی قوت فیصلہ نے یہ رنگ دکھایا کہ کوہ استقامت بن کر تمام پریشانیوں کے باوجود مطلع اسلام کے غبار کو صاف کر کے اسلام کی پیشانی کو منور کیا۔

(از رسالہ انجم" مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ)

فتنہ ارتداد اور استقامت صدیق رضی اللہ عنہ:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے خلاف اعلان جہاد کیا تو بعض صحابہ کرام نے اس امر میں اختلاف کیا، منکرین زکوٰۃ کو بعض نے اہل قبلہ قرار دے کر جہاد سے پہلو تہی کا مشورہ دیا اور بعض دیگر مرتدین کے خلاف مصلحت کا درس دینے لگے تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اکبر نے ان کے بارے میں فرمایا:

تم الدین وانقطع الوحی اینقص و انا حی۔

"دین مکمل ہو چکا اور وحی بند ہو چکی، اور دین پر زوال آئے اور میں زندہ ہوں"

لیکن صدق و وفا کے پیکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جرأت و استقامت کا کوہ گراں بن کر شریعت مطہرہ کے اصولوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... قام فی الردۃ مقام الانبیاء......

فتنہ ارتداد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیا جو انبیاء کے کرنے کا تھا۔

اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:

کرھنا فی الابتداء و حمدناہ فی الانتھاء۔

"یعنی ہم لوگوں نے ابتداء میں قتال مرتدین کو ناپسند کیا تھا مگر انجام دیکھ کر پھر ہم سب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شکر گزار ہوئے۔"

(خلفاء راشدین از مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۴۰)

خلاصہ کلام:

جب تک فتنہ ارتداد ظاہر نہیں ہوا تھا اس وقت کسی کے علم میں نہیں تھا کہ اس آیت مبارکہ میں کن لوگوں کی صفات بیان ہوئی ہیں، مگر فتنہ ارتداد کے بعد حضرت خلیفہ رسول ﷺ نے اس فتنہ کا قلع قمع کیا تو معلوم ہوا کہ اس میں خلیفہ بلافصل اور ان کے رفقاء کی تعریف ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طفیل ان کے رفقاء اللہ کے محب اور محبوب ٹھہرے۔ (روح المعانی ج ۶ ص ۱۶۱)

4- الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفرو ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ و ایدہ بجنودلم تروھا و جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی و کلمۃ اللہ ھی العلیا واللہ عزیز حکیم۔

(سورۃ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۴۰)

"اگر تم لوگ رسول ﷺ کی مدد نہ کرو گے (کچھ پرواہ نہیں) اللہ ان کا پہلے ہی مددگار ہے، اس نے ان کی مدد اس وقت کی تھی کہ جب کافروں نے ان کو نکال دیا تھا اور وہ دو میں سے ایک تھے، جب دونوں غار میں تھے، جس وقت آپ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ فکر مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین اور

تسلی نازل فرما دی اور ایسے لشکروں سے جنہیں تم نے نہیں دیکھا سے حفاظت کی اور اللہ نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ کا بول ہمیشہ بالا ہی رہتا ہے اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

شان نزول:

ان آیات بینات کے نزول کے سلسلہ میں تمام مفسرین اور محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی شان میں نازل ہوئی اور اس میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی نصرت اور جانثاری کا تذکرہ بطور خاص کیا گیا ہے۔

سفر ہجرت کا پس منظر:

حضور ﷺ اپنے جانثاروں کے ساتھ تیرہ سال تک مکہ کی سنگلاخ وادیوں میں پیغام خداوندی سناتے رہے اور کفار کے ظلم وستم بھی برداشت کرتے رہے، جب آمنہ کے لعل نے دیکھا کہ کفار کے ظلم وستم اپنے عروج پر پہنچ چکے ہیں تو آپ ﷺ نے بحکم خداوندی صحابہ کرام ؓ کو پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا، یہ پہلی ہجرت کہلاتی ہے، اس کے بعد دوسری ہجرت مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہوئی، تمام صحابہ کرام ؓ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے، مکہ میں صرف حضور ﷺ حضرت ابو بکر صدیق ؓ، حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا، حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے بھی ہجرت کیلئے جازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ

لاتجعل لعل اللہ ان یجعل لك صاحبا۔

"جلدی نہ کرو شاید اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی رفیق بنادے"

اور سیرت مصطفیٰ ﷺ میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ لکھتے ہیں،

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں جب جبرائیل علیہ السلام نے آکر حضور ﷺ کو رب کی طرف سے ہجرت کا پیغام سنایا اور حکم دیا تو آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ تو جبرائیل نے عرض کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ۔ (سیرت مصطفیٰ ج ا ص ۳۵۷)

جس رات حضور ﷺ نے ہجرت فرمانا تھی کفار نے قصر نبوت کا محاصرہ کیا، اوّل حضور ﷺ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے گھر تشریف لائے ان کو ساتھ لے کر تاریکی شب میں مکہ سے جنوب کی جانب کوہ ثور کی طرف روانہ ہوئے، راستہ دشوار گزار تھا، حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے نبوت کو کندھوں پر اٹھالیا تاکہ پاؤں مبارک زخمی نہ ہوں غار ثور کو صاف کرکے بدن کے کپڑے پھاڑ کر تمام روزن بند کئے پھر آپ کو اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔

حضور ﷺ وصدیق ؓ کی تلاش شروع ہوئی اس ضمن میں خاندان صدیق ؓ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، لیکن خاندان صدیقی نے نبی و صدیق ؓ کے بارہ میں کفار کو نہ بتلایا، کفار تلاش کرتے کرتے غار کے دھانے پر پہنچے تو صدیق اکبر ؓ نے عرض کیا آقا اگر دشمن اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیں تو ہمیں دیکھ لیں گے" تو آقا فرماتے ہیں!

لا تحزن ان اللہ معنا۔

"گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

نبی ﷺ وصدیق ؓ نے تین دن اس غار میں قیام فرمایا، اس دوران سارا خاندان صدیق ؓ خدمت پر معمور ہے حضرت اسماء ؓ کھانا لاتیں، حضرت عبداللہ بن ابی بکر ؓ اہل مکہ کی باتیں سنا جاتے، اور عامر بن فہیرہ ؓ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بکریوں کا دودھ دے جاتے۔

تین روز کے بعد حضرت عبداللہ بن ابی بکر مکہ مکرمہ سے دو اونٹنیاں لائے جس کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لئے تیار کر رکھا تھا، سفر جاری ہوا ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ سنہ ایک ہجری بوقت سہ پہر دشوار گزار سفر ختم ہوا اور آنحضرت ﷺ اپنے رفیق غار و مزار کے ساتھ مکہ سے مدینہ پہنچے۔

اور مذکورہ آیات بینات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں غار ثور میں نازل ہوئیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

مذکورہ آیت کریمہ میں لفظ تحزن استعمال ہوا ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں ....لاتحزن ان اللہ معنا.......... قرآن وسنت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اگر اپنے وجود کا فکر ہو تو اس کے لئے لفظ خوف آتا ہے، اور اگر دوسرے کا فکر ہو تو اسے حزن کا جاتا ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فکر تھا تو حضور ﷺ کی ذات کا۔

اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض بھی کیا کہ حضور ﷺ اگر میں مارا جاؤں تو فقط ایک شخص ہلاک ہوگا، لیکن اگر آپ مارے گئے تو ساری امت ہلاک ہو جائے گی۔

آیئے! قرآن سے دلیل دیکھتے ہیں:

غم یوسف علیہ السلام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا ہے.........و ابیضت عیناہ من الحزن.........

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ام موسیٰ کو خلاق عالم کی طرف سے

بشارت دی گئی.....لا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔

معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حزن حضرت یوسف علیہ السلام کا اور ام موسیٰ کو حزن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور اسی طرح غار میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حزن حضرت امام الانبیاء ﷺ کا تھا کیونکہ ....لا تخافی ولا تحزنی ....کا تقابل بتلا رہا ہے کہ حزن اور خوف الگ الگ دو چیزیں ہیں۔

اور حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں شان صدیقی رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں!

و ثانی اثنین فی الغار المنیف و قد
طاف العدو به اصعد الجبلا
و کان حب رسوله الله و قد اعلمو
من البرية لم یعدل به رجلا

''دو میں سے ایک تھے جب بلند غار میں پہنچے، دشمنوں نے بہت چکر لگائے جب وہ پہاڑی پر چڑھا، وہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے تمام دنیا کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی ہمسر نہ ہو سکا۔''

یہ اشعار سن کر آمنہ کے لعل اس قدر خوش ہوئے کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے، اور فرمایا حسان تو نے سچ کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ تو نے کہا۔

(سیرت صدیق رضی اللہ عنہ ص ۱۵۲)

عظمت صدیق رضی اللہ عنہ کا کوئی مقابلہ کر سکا ہے نہ کر سکتا ہے، اور جب تک خدا کا قرآن اس دھرتی پر موجود ہے ہر پڑھنے والی کی زبان پر تمغات صدیقی کی تلاوت جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ (انشاء اللہ)

5- ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔
(سورۃ الحجر آیت ۴۷)

''ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم سب کچھ نکال دیں گے بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔''

شان نزول و عظمت صدیقؓ:

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

علامہ آلوسی نے روح المعانی میں لکھا ہے:

عن علی بن الحسینؓ ان هذه الایة نزلت فی ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ (و نزعنا مافی صدورهم من غل) قال، والله انها لفیسهم انزلت و فیمن تنزل الا فیهم؟ قلت، وای غل هو؟ قال: غل الجاهلیة ان بنی تیم و بنی عدی و بنی هاشم کان بینهم فی الجاهلیة فلما اسلم هؤلاء القوم تحابوا فاخذت ابابکر الخاصرة فجعل علی کرم الله تعالیٰ وجهه یسخن یده فیکوی بها خاصرة ابی بکرؓ عنه فنزلت هذه الایة۔ (روح المعانی ج۸ ص۵۸)

''ابن ابی حاتم نے حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت ...... و نزعنا مافی صدورهم من غل..... حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ فرمایا! اللہ کی قسم یہ انہی

کے بارہ میں نازل ہوئی۔ میں نے کہا کہ دل کی دشمنی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ جاہلیت کی عداوت، بنو تیم، بنی عدن اور بنو ہاشم میں جاہلیت کے زمانہ میں کینہ تھا۔ جب یہ قبائل ایمان لے آئے تو یہ باہم محبت کرنے لگے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کو کمر کی کچھ تکلیف ہوگئی تو حضرت نے اپنے ہاتھ سے گدی گرم کر کے حضرت ابوبکرؓ کی کمر کو سینکا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔''

صاحب تفسیر مظہری ج ۶ ص ۲۳۲ پر اور علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء ص ۵۸ پر ابن عساکر کے حوالہ سے مذکورہ آیت حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان میں لکھی ہے۔

6- ولایأتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یؤتوااولی القربی و المساکین والمها جرین فی سبیل الله و لیعفوا ولیصفهوا الا تحبون ان یغفر الله لکم والله غفور رحیم۔ (سورۃ نور پارہ ۱۸)

''جو لوگ تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے ہیں، ان کو چاہیے کہ وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ اہل قرابت اور مساکین کی اعانت نہ کریں گے، ان کو چاہیے کہ معاف کریں، اور درگزر کریں، کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے، اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے''

شان نزول:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ نبی مصطلق پر تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، واپسی پر راستے میں ایک جگہ لشکر اسلام کا پڑاؤ ہوا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لشکر اسلام سے دور قضائے

حاجت کے لئے تشریف لے گئیں، واپسی پر ہار گم ہو گیا، اس کی تلاش میں تاخیر ہوئی، واپس آئیں تو لشکر روانہ ہو چکا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسی مقام پر تشریف فرما ہوئیں۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کی ڈیوٹی لشکر سے تین چار میل دور رہنے کی تھی کہ پڑاؤ کی جگہ پر کوئی گری پڑی چیز ملے تو ساتھ اٹھا لائیں حضرت صفوان ابن معطل تشریف لائے دیکھا کہ کوئی چیز ہے دیکھا تو امّ المؤمنین تھیں پردے کی آیات بینات کا نزول ہو چکا تھا، حضرت صفوان نے رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھا اور اونٹ پر بٹھا کر بغیر کلام کئے ہوئے لشکر اسلام میں پہنچ گئے۔

منافقین کو تہمت کا موقع مل گیا اور انہوں نے پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچانے کے لئے طوفان بدتمیزی کا آغاز کر دیا، اس فتنہ کے بانی تو منافقین تھے بحمد اللہ مسلمانوں میں سے کوئی اس میں شریک نہ تھا صرف دو تین مسلمان اپنے سادہ لوح اور بھولے پن کی وجہ سے منافقین کے دھوکے میں آ گئے، ان میں سے ایک حضرت مسطح بن اثاثہ تھے جو ایک مفلوک الحال مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رشتہ میں بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے، عسرت اور تنگدستی کی وجہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد کیا کرتے تھے، جب قصہ ختم ہوا اور سیدہ کی برأت رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے قسم کھالی کہ میں آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں۔ ''اس پر یہ آیت نازل ہوئی، یعنی تم میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے انہیں لائق نہیں ہے کہ ایسی قسم کھائیں ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بلند ہونے چاہیے'' (فوائد القرآن ص ۴۵۷)

جب یہ آیت کریمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بلی واللہ انی لاحب ان یغفر اللہ لی''۔

کیوں نہیں اللہ کی قسم میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمادے،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کا کفارہ دیا۔ اور حضرت مسطح کی امداد بھی دگنی کر دی۔

اور علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

وصح ان ابابکر لما سمع الایة قال بلی واللہ یا ربنا انا لنحب ان تغفرلنا وا عادله نفقته وفی روایة انه صار یعطیه ضعفی ما کان یعطیه اولاً۔ (روح المعانی ج ۱۸ ص ۱۲۵)

''یہ بات صحیح طور ثابت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو کہا کہ اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار ہم تو چاہتے ہیں کہ تو ہماری بخشش کر دے۔ پھر یہ خرچ دوبارہ دینا شروع کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس خرچ کو دوگنا کر دیا۔''

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صریح فضیلت کی دلیل ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت ہوگی کہ خلاق عالم ان کو اولوالفضل فرمائے۔

7- هوالذی یصلی علیکم و ملائکته لیخرجکم من الظلمت الی النور و کان بالمؤمنین رحیماً۔ (پ۲۲، آیت ۴۳ سورۃ احزاب)

''وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے، تا کہ تم کو تاریکیوں سے نکالے روشنی کی طرف، اور اللہ ایمان والوں پر رحم فرمانے والا ہے۔''

شان نزول:

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ......... ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی .... نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ، خلاق عالم جو فضل وکرم آپ ﷺ پر فرماتا ہے اس میں ہم نیاز مندوں کو بھی شریک فرماتا ہے؟ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال پر مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل فرمائی جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نزول رحمت کی خوشخبری سنائی۔ (سیرت صدیق، ص ۱۴۳)

اس آیت کریمہ کے بارہ میں علامہ سیوطی نے خلفاء راشدین میں لکھا ہے کہ جب آیت......... ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی .... کا نزول ہوا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایسی کوئی نیک بات آپ کیلئے نازل نہیں ہوئی تھی کہ جس میں خداوند قدوس نے ہمیں شامل نہ کیا ہو لیکن اس آیت میں ہمیں تو شامل نہیں کیا گیا۔ خالق عالم نے خواہش صدیقی پر پوری امت پر رحمتوں کی بارش برسانا شروع کردی۔ (روح المعانی جلد ۲۲ ص ۴۳)

8- والذی جاء بالصدق و صدق بہ اولئك هم المتقون۔

(پ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۳)

"اور جو لے کر آیا سچی بات، اور جس نے اس سچ کی تصدیق کی، وہی لوگ ہیں تقویٰ والے۔"

امام الانبیاء کے درخشندہ وتابندہ ستاروں میں خالق نے بے شمار اوصاف وکمالات رکھے تھے، اور ہر صحابی صدق ووفا اور محاسن کا پیکر تھا لیکن بعض خصوصیات بعض میں بطور خاص پائی جاتی ہیں۔ جو ان کا طرہ امتیاز ہیں، انہیں خصوصی افراد میں

سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں، ان کی عظمت کو نہ تو احاطہ تحریر میں لایا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کے کمالات و محاسن کو شمار کیا جاسکتا ہے۔ خالق ارض وسموات نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام الانبیاء خاتم النبین کی تصدیق کے لئے پیدا فرمایا تھا اور انہوں نے بھی اس منصب تصدیق کا حق ادا کردیا۔

امام رازی لکھتے ہیں:

فالذی جاء بصدق محمد ﷺ والذی صدق به فهو ابوبکر و هذا القول مروی عن علی ابن ابی طالب علیه السلام و جماعة المفسرین۔ (تفسیر کبیر جلد ۲۶ ص ۲۷۹)

"جو شخص صدق (سچائی) کے ساتھ آیا وہ محمد ﷺ ہیں، اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور یہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور زیادہ مفسرین یہی کہتے ہیں۔"

علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: والذی جاء بالصدق......... سے مراد حضور ﷺ ہیں اور صدق بہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے۔

(خلفاء راشدین علامہ سیوطی ص ۴۸)

مذکورہ آیت کریمہ میں تین چیزوں کا تذکرہ ہے، اور تینوں ہی سب سے اعلیٰ ہیں......... والذی جاء......... سے خود حضور اکرم ﷺ اور......... بالصدق......... سے مراد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق......... لا الہ الا اللہ......... ہے، اور صدق بہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ خالق

ارض وسموات نے اپنی الوہیت، آقا کی رسالت اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت
اس آیت میں جمع کر کے مقام صدیق رضی اللہ عنہ دنیا والوں پر واضح کر دیا۔ کہ حضرت
ابوبکر تصدیق رسالت کا اولین تمغہ لے گئے، اور اس لئے تمام کائنات کی زبانوں
پر آپ کا لقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عام ہوگیا۔ (روح المعانی جلد ۲۴ ص ۳)

8- ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذین
امتحن الله قلوبهم للتقوى لهم مغفرة و اجر عظیم۔

(پ ۲۶ آیت ۳ سورۃ حجرات

"بے شک وہ لوگ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازوں کو
پست کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کیلئے
خاص کر دیا ہے، ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔"

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آیت نزول:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ
آیت کریمہ نازل ہوئی..........یایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی..........کہ اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ
کرو، اس حکم کے نزول کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو فنافی الرسول
تھے۔ انہوں نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ جب بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے
تو اس قدر پست آواز ہوتی کہ جیسے کوئی راز داری کی بات کر رہا ہو، اور حضرت ابن
زبیر رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی حالت ہوتی۔ کہ بعض
اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوال فرماتے کہ کیا کہا؟ چنانچہ خالق کائنات نے یاران رسول
صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم) کے اس محبت بھرے انداز کو دیکھ کر مذکورہ بالا

آیت نازل فرمائی۔ (انوار البیان جلد ۸ ص ۳۸۳)

اس آیت میں خالق نے حضرات شیخین کے متعلق فرمایا..........امتحن الله قلوبهم
..........یہ لفظ امتحن لفظ امتحان سے ماضی کا صیغہ ہے جن کا ترجمہ "جانچ کرنا" ہوتا ہے اور صاحب
معالم التنزیل فرماتے ہیں..........امتحن..........اخلص..........کے معنی میں آتا ہے کہ
سونے کو پگھلا کر خالص کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے حضرات شیخین کے قلوب کو تقوی کے
لئے خاص کر دیا ہے کہ ان کے دل میں تقوی ہی تقوی ہے۔

9- ووصینا الانسان بوالدیه احسانا ط حملته امه کرها ووضعته
کرها و حمله و فصله ثلثون شهرا ط حتی اذا بلغ اشده و بلغ
اربعین سنة لا قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت
علی و علی والدی و ان اعمل صالحا ترضه و اصلح لی فی
زریتی ط انی تبت الیك و انی من المسلمین ○ اولئك الذین
نتقبل عنهم احسن ما عملوا و نتجاوز عن سیاتهم فی اصحاب
الجنة ط وعدالصدق الذی کانوا یوعدون۔

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۵۔۱۶ پارہ ۲۶)

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا
ہے۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور
بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا اور اس کو پیٹ میں رکھنا اور دودھ چھڑانا
تیس مہینوں میں پورا ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ
جاتا ہے۔ اور چالیس برس کی عمر میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے
رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں، جو تو نے

مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں، اور اس بات کی کہ میں نیک کام کروں جو تجھے پسند ہوں، اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کردے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں، اور میں فرماں بردار ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے اچھے اعمال کو قبول کرلیں گے اور ان کے برے اعمال سے درگزر کریں گے۔ یہ لوگ اہل جنت میں سے ہوں گے۔ اس سچے وعدہ کی وجہ سے جو ان سے دنیا میں کیا جاتا تھا۔"

شانِ نزول:

مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا کا تذکرہ ہے جو انہوں نے اپنے والدین و اولاد کیلئے کی ہے، جسے خالق نے شرف قبولیت سے نوازا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۸ سال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۰ سال تھی۔ نبی و صدیق بغرض تجارت ملک شام تشریف لے گئے۔ راستے میں ایک مقام پر بیری کے درخت کے نیچے دونوں تشریف فرما ہوئے، اس درخت کے قریب ایک راہب تھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس کے پاس چلے گئے تو راہب نے سائے تلے آرام فرمانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ عبدالمطلب کے پوتے اور محمد بن عبداللہ ہیں۔

اس راہب نے تصدیق کی کہ یہ نبی آخر الزمان ہیں۔ تب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبوت کے ساتھ پھول و خوشبو کا ساتھ بنالیا۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو پہلے ہی اعلان پر قبول فرمالیا۔ اس وقت سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر ۳۸ سال تھی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو دعا کی تھی۔ اللہ نے اس دعا کو اس آیت میں ذکر فرمایا اور اسے قرآن کا حصہ بنادیا۔

اور علامہ آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں:

نزلت كما اخرج ابن عساكر من طريق الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس في ابي بكر الصديق رضی اللہ عنہ الى قوله تعالىٰ (وعد الصدق الذي كانوا يوعدون)۔ روح المعانی ج ۱۳ ص ۱۶)

"اور علامہ جلال الدین سیوطی نے مذکورہ آیت (ووصینا سے یوعدون) تک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مدح میں لکھی ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۸)

مذکورہ آیت اور فضائل صدیق رضی اللہ عنہ:

اس دعا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تین چیزوں کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اولاً ان نعمتوں کا تذکرہ ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے والدین پر ہوئیں۔ ثانیاً ایسے اعمال کی توفیق مانگی جو رضائے خداوندی کا ذریعہ ہوں۔ ثالثاً اولاد میں خیر و برکت کی دعا مانگی۔

اور یہ تینوں چیزیں فضائل صدیقی کے ایسے عظیم شاہکار ہیں کہ ان سے انکار کرنا حقیقت سے روگردانی کرنا ہے۔ کتب سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خالق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ ام الخیر سلمیٰ بنت صخر اور والد ابو قحافہ عثمان کو اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا، اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دوسری دعا کو بھی شرف قبولیت سے نوازا کہ ان کے اعمال صالحہ کو دیکھ کر آسمانوں کے فرشتے بھی رشک کرتے تھے، اور تیسری دعا اولاد میں صلاحیت کی تھی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ آپ کی صاحبزادیاں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے بیٹے اور پوتے یہ سب مؤمن اور بہ شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔ (تفسیر مظہری ج ۱۰ ص ۲۹۹، ۲۹۸)

اور علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

قال ابن عباس: اجاب اللہ تعالیٰ دعاء ابوبکر۔

(روح المعانی ج ۱۳ ص ۱۹)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول فرمایا۔''

10- ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن۔ (سورۃ رحمٰن پارہ ۲۷ آیت ۴۶)

''جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔''

شان نزول اور عظمت صدیق رضی اللہ عنہ:

ابن ابی حاتم نے کتاب العظمہ میں حضرت عطاء کی روایت بیان کی ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قیامت، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کر کے سوچ میں پڑ گئے، اور فرمانے لگے کاش مجھے میری ماں نے جنا ہی نہ ہوتا، کاش میں کوئی گھاس ہوتا جس کو جانور چر لیتے، تو خالق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس خشیت الٰہی کو دیکھ کر فرمایا.........ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن......... جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (تفسیر مظہری ج ۱۱ ص ۳۳۲، روح المعانی ص ۱۱۷ جلد ۲۷) اور تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطی نے مذکورہ آیت کو شان صدیق میں لکھا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۸)

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اور خشیت الٰہی:

ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام نے دودھ پیش کیا، آپ نے

نوش فرمایا بعد میں علم ہوا کہ اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ تھا۔ تو سیدنا صدیق نے فوراً حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ واقعۃً رب اکبر نے تیرے بارہ میں سچ فرمایا ہے.........ولمن خاف مقام ربہ جنتن۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ ۲۷)

11- لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا و كلا وعدالله الحسنى۔

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۱۰)

''برابر نہیں تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا، اور قتال کیا، ان لوگوں کا بڑا درجہ ہے ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا، اور جہاد میں حصہ لیا، ویسے حسنیٰ کا وعدہ ہر ایک کے ساتھ ہے۔''

شان نزول:

امام بغوی کا بیان ہے کہ محمد بن فضل نے کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ مذکورہ آیت حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں نازل ہوئی، جو اولیں مسلم ہیں، اور پہلے خرچ کرنے والے بھی، اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نزلت هذه الاية فى ابى بكر لانه كان اول من انفق المال على رسول الله فى سبيل الله۔ (تفسیر کبیر ج ۲۹ ص ۲۱۹)

''یہ آیت حضرت ابوبکر کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ آپ پہلے فرد ہیں جنہوں نے راہ خدا میں حضور اکرم ﷺ پر مال خرچ کیا''۔

اور امام رازی اس ضمن میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ٹاٹ کا لباس زیب تن کئے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، حضور کی

نگاہ شفقت اٹھی دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام تشریف فرما ہیں، عرض کیا آقا آج میں خلاف معمول کیا دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کے رفیق نے عباء میں کانٹا لگایا ہوا ہے، اور ان کی خستہ حالی ہے، نبوت نے ارشاد فرمایا!

انفق ماله علی قبل الفتح۔

''اس نے فتح مکہ سے قبل ہی سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے''۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں آقا اس رفیق عاشق صادق سے پوچھیں کیا اس حالت میں بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ اللہ و رسول ﷺ سے راضی ہیں؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت کے سوال کے جواب میں عرض کیا کہ اس حال میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خدا سے بھی راضی ہے اور اس کے رسول ﷺ سے بھی راضی ہے۔

جانشین پیغمبر ﷺ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اشاعت اسلام کے لئے مال خرچ کرنا رب اکبر کو اس قدر محبوب ہوا کہ اس کو اپنی لاریب اور آخری کتاب کا حصہ بنا دیا۔ (روح المعانی ج ۲۷ ص ۱۷۲)

12- وسیجنبها الاتقی، الذی یؤتی ماله یتزکی وما لاحد عنده من نعمة تجزی الاابتغاء وجه ربه الاعلی ولسوف یرضی۔

(پ ۳۰ سورۃ الیل آیت ۲۱،۱۷)

''عنقریب وہ شخص دور رکھا جائے گا، جو بڑا پرہیز گار ہے، وہ اپنا مال تزکیہ کے لئے دیتا ہے اور اس کا منشی یہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی ان نعمتوں کا بدلہ دے، بلکہ اس کا منشی اپنے رب اعلیٰ کی رضا مندی ہے، اور قریب ہے وہ رب اپنی رضامندی کا اظہار کرے گا''۔

شانِ نزول:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت رقیق القلب تھے کسی پر ظلم و زیادتی کو برداشت نہ کر سکتے تھے اور ہر مظلوم کو ظلم سے نجات دلانے کے لئے کوشاں رہتے، اسلام کے ابتدائی ایام میں آقا پر ایمان والے قدوسی صفات انسانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔

مذکورہ آیات کے شان نزول کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت بلال ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور جاریہ بنت نہدیہ رضی اللہ عنہا جو اسلام قبول کرنے کے جرم میں اپنے مشرک آقاؤں کے پنجہ ظلم و استبداد میں مقید تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کروایا۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۵۲)

اور سیرت ابن ہشام میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ عثمان جو ابھی حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے تھے، ایک روز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ غلام ہی آزاد کرانے ہیں تو قوی لوگ آزاد کراؤ، تاکہ بعد میں تمہاری اعانت کریں گے، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے والد محترم اس سے میرا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:

اجمع المفسرون منا علی ان المراد منه ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

(تفسیر کبیر جلد ۳۱ ص ۲۰۴)

''مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اتقی سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں''۔

پھر آگے لکھتے ہیں:

ان المراد من هذا الاتقى هوافضل الخلق فاذا كان كذلك و جب ان يكون المراد هو ابو بكر۔ (تفسیر کبیر)

"لفظ اتقی سے مراد افضل الخلق (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) ہیں، جب بات یوں ہے تو ضروری ہے کہ اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں"

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ....و سیجنبها الاتقی...... کی آیت میں جمہور اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ اس میں اتقی سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔

اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور معاون خاص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اللہ اتنا راضی ہے کہ انہیں شان نبوت سے، اور قرآن کی زبان میں جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا، اور زندگی کی طرح اس حیات عارضی سے عالم آخرت کی طرف ارتحال فرمانے کے بعد جنت میں سلا دیا، جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت فرما چکے ہیں یعنی حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا!

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
بساط ارض پہ ٹکڑا یہی ہے باغ جنت کا
اسی میں رحمۃ اللعالمین رہتے تھے رہتے ہیں
تیرا حجرہ ہے جس کو گنبد خضری بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین اٹھیں گے
مگر تنہا نہ اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے
تیرے رحمت کدہ سے مغفرت کی ابتداء ہو گی
اور اسی پر امتوں کی عافیت کی انتہا ہو گی

